جوں ہی بابو جی سامنے آئے۔ فیکے نے بہت عاجزی سے اظہار تشکر کیا کہ آپ کی سفارش سے بابا کی دونوں آنکھیں آپریشن کے بعد ٹھیک ہوگئی ہیں۔ اس احسان مندی کے بدلے میں، میں آپ کا ہمیشہ غلام رہوں گا۔ یہ سن کر بابو جی کے منہ سے صرف یہ الفاظ نکلے ''کوئی بات نہیں فیکے، کوئی بات نہیں''

مشقی سوالات

سوال 1 افسانہ ''سفارش'' پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل جملے مکمل کریں۔

(i) جی نہیں فیکے کے چہرے پر ______ کا چھینٹا پڑ گیا۔ (بھولپن)

(ii) فیکے کی آنکھوں میں ______ کی نمی جاگی۔ (ممنونیت)

(iii) کیا پتا آنکھ کے کسی کونے کھدرے میں ______ کا بھورا پڑا رہ گیا ہو۔ (بینائی)

(iv) گھٹنا پاجامے میں سے ______ رہا ہو تو باری کیسے آئے بابو جی۔ (جھانک)

(v) جھوٹ نے میری ______ کو کان سے پکڑ کر ایک طرف ہٹا دیا۔ (ندامت)

سوال 2 ''سفارش'' کا متن مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں جو تین سطور سے زائد نہ ہوں۔

(i) فیکے کے باپ کی بینائی کیوں جاتی رہی؟

جواب فیکے کے باپ کی آنکھیں ہر وقت لال رہتی تھیں اور ان میں سے پانی بہتا رہتا تھا۔ فیکے کا باپ مصری شاہ کے ایک نیم حکیم سے سُرمہ لے آیا۔ سُرمہ آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

(ii) سفارش کرنے والے نے کارڈ پر کیا لکھا؟

جواب سفارش کرنے والے نے کارڈ پر لکھا کہ ''جبار صاحب! اس کا کام کر دیجیے۔ بے چارا بڑا ہی غریب آدمی ہے۔ دعائیں دے گا۔''

(iii) سفارش کرنے والے نے فیکے کی موجودگی میں ڈاکٹر جبار کو کب فون کیا؟

جواب جب فیکے کے بابا کو کوٹ لکھپت ہسپتال منتقل کر دیا گیا تو اس وقت بابو جی نے فون کیا مگر ڈاکٹر جبار نہ ملے۔

(iv) سفارش کرنے والے نے اپنے نوکر کو کیوں ڈانٹا؟

جواب جب فیکا بابو جی سے ملنے آیا تو اس نے نوکر سے بابو جی کے بارے میں پوچھا تو نوکر نے بتایا کہ بابو جی گھر پر ہیں اس اطلاع پر بابو جی نے نوکر کو ڈانٹا کیونکہ بابو جی کا خیال تھا شاید فیکا کام سے آیا ہے۔ جبکہ وہ فیکے سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔

(v) فیکے نے عمر بھر بابو جی کا نوکر رہنے کا اعلان کیوں کیا؟

جواب فیکا یہ سمجھ رہا تھا کہ بابو جی کی سفارش کی وجہ سے ڈاکٹروں نے اس کے باپ کا علاج کیا اور اس کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔ اس لیے احسان مندی کے باعث فیکے نے عمر بھر نوکر رہنے کا اعلان کیا۔

سوال 5 ''سفارش'' کا مرکزی خیال تحریر کریں۔

جواب افسانے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ معاشرے میں کسی کا جائز کام بھی سفارش کے بغیر نہیں ہوتا۔ ہمارے معاشرے میں سفارش کرنے والے زبانی دعوے تو بہت کرتے ہیں مگر عملی اعتبار سے کسی کے لیے کچھ نہیں کرتے۔